السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ایک دفعہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عبداللہ بن ابی سے تنگ آکر ایک دوسرے کو یہ کہا کہ آؤ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فریادرسی کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی یہ بات سن کر فرمایا: «انہ لا یستغاث بی وانما یستغاث باللہ» (طبرانی ومسند احمد)

اس حدیث کی بھی تحقیق مطلوب ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

یہ روایت «انہ لا یستغاث بی وانما یستغاث باللہ» [بے شک مجھ سے مدد نہیں مانگی جاتی بلکہ مدد تو صرف اللہ سے مانگی جاتی ہے] طبرانی نے درج ذیل سند ومتن سے بیان کی ہے: ''حدثنا احمد بن حماد بن زغبۃ المصری: حدثنا سعید بن عفیر: حدثنا ابن لہیعۃ عن الحارث ابن یزید عن علی بن رباح عن عبادۃ قال قال ابو بکر: قوموا نستغیث برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا المنافق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «انا لا یستغاث بی، انما یستغاث باللہ عزوجل»''

عبادہ (بن الصامت رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ابو بکر (الصدیق رضی اللہ عنہ) نے کہا: اٹھو اس منافق کے مقابلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے مدد نہیں مانگی جاتی، مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے۔ (جامع المسانید والسنن لابن کثیر ۷/ ۱۴۰ ح ۴۹۰۴)

اس روایت کے بارے میں حافظ ہیثمی لکھتے ہیں: ''رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح غیر ابن لھیعۃ وھو حسن الحدیث'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں سوائے ابن البیعہ کے اور حسن الحدیث ہیں۔ (مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۵۹)

میری تحقیق میں یہ روایت تین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابن البیعہ مدلس ہیں۔ (دیکھئے طبقات المدلسین ۵/ ۱۴۰، الفتح المبین ص ۷۷)

اور یہ روایت عن سے ہے۔ یہ بات عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔

دوم: ابن لہیعہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگئے تھے۔ وہ صرف اس وقت حسن الحدیث ہیں جب سماع کی تصریح کریں اور ان کی بیان کردہ روایت ان کے اختلاط سے پہلے کی ہو۔ درج ذیل راویوں نے ان کے اختلاط سے پہلے سنا تھا: (۱) عبداللہ بن المبارک (۲) عبداللہ بن وہب (۳) عبداللہ بن یزید المقری [تہذیب التہذیب ۵/ ۳۳۰] (۴) عبداللہ بن مسلمہ القعنبی [میزان الاعتدال ۲/ ۴۸۲] (۵) یحییٰ بن اسحاق السیلحینی [تہذیب التہذیب ۲/ ۴۲۰] (۶) ولید بن مزید [المعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۳۱] (۷) عبدالرحمٰن بن مہدی [لسان المیزان ۱/ ۱۰، ۱۱] (۸) اسحاق بن عیسیٰ [میزان الاعتدال ۲/ ۴۷۷] (۹) سفیان ثوری (۱۰) شعبہ (۱۱) اوزاعی (۱۲) عمرو بن الحارث المصری [ذیل الکواکب النیرات ص ۴۸۳] (۱۳) لیث بن سعد [فتح الباری ۴/ ۳۴۵ تحت ح ۲۱۲۷] (۱۴) بشر بن بکر [الضعفاء للعقیلی ۲/ ۲۹۴]

ہمارے علم کے مطابق ان چودہ راویوں کے علاوہ کسی اور راوی کا ابن البیعہ سے قبل از اختلاط سماع ثابت نہیں ہے جن میں سعید بن کثیر بن عفیر بھی ہیں لہٰذا یہ روایت ابن البیعہ کے اختلاط کی وجہ سے بھی ضعیف ہے۔

(سوم: علی بن رباح اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اس حدیث میں ایک راوی ''رجل'' [مرد] ہے۔ دیکھئے مسند الامام احمد (۵/ ۳۱۷ ح ۲۲۷۰۶) طبقات ابن سعد (۱/ ۳۸۷) اور جامع المسانید لابن کثیر (۷/ ۱۴۰

یہ ''رجل'' مجہول ہے۔

(نیز دیکھئے مجمع الزوائد (۸/ ۴۰ قال: رواہ احمد وفیہ راو لم یسم وابن البیعۃ

خلاصۃ التحقیق: یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہیے جیسا کہ قرآن مجید (الانفال: ۹، ۱۰) سے ثابت ہے لیکن «انہ لا یستغاث بی» الخ والی روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔ تیسیر العزیز الحمید کی تخریج ''النہج السدید'' میں (جاسم الدوسری نے بھی اس روایت کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے (ص ۸۸ ح ۱۶۱

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص468

محدث فتویٰ